حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا شخصیتی جائزہ

ابو البلال محمد علی عبداللہ سومرو نقشبندی مسعودی

سومرو پبلی کیشنز، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

حضرت مسعود ملت

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا شخصیتی جائزہ

ابو البلال محمد علی عبداللہ سومرو نقشبندی مجددی

سومرو پبلی کیشنز

۴۶۶/۲۸ــ۱۷، جونا گڑھ محلّہ،

بلدیہ ٹاؤن، کراچی (سندھ)

۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

حقوق طباعت بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام ________________ حضرت مسعود ملت کا شخصیتی جائزہ

تالیف ________________ محمد علی سومرو مسعودی

سن اشاعت ________________ ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

حروف سازی ________________ سید شعیب افتخار مسعودی، 0306-2559082

ناشر ________________ سومرو پبلی کیشنز، کراچی

تعداد ________________ ایک ہزار

ہدیہ ________________

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی۔ فون نمبر ۳۶۶۱۴۷۴۷

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ، عیدگاہ، کراچی

۳۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، محلہ فرقان آباد، کراچی۔

۴۔ سومرو پبلی کیشنز، ۴۶۶/۲۸ ۱۷، جوناگڑھ محلہ، بلدیہ ٹاؤن، کراچی۔

۵۔ مکتبہ نعیمیہ، اردو بازار، لاہور

۶۔ امام ربانی فاؤنڈیشن، 5A، پلاٹ 7-C، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، خیابان شمشیر، فیز ۵، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی.....فون نمبر ۳۵۸۴۰۳۹۵

۷۔ ادارۂ مظہر اسلام، ۶۴/۳، نئی آبادی مجاہد آباد، مغلپورہ لاہور۔

۸۔ ڈاکٹر شیر محمد مسعودی، ۲۶۔اے موتی روڈ، نزد کمپنی زری فیکٹری، لاہور۔ ۰۳۰۰۔۹۴۲۳۱۷۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

○

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ [۱]

''اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے''

یہاں واضح کر دیا کہ جسے ہم چاہتے ہیں اُس پر رحمت خاص کرتے ہیں اور جس پر چاہیں اپنا فضل فرمائیں ــــــ یہ ہماری عطائیں اور عنایتیں ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر خاص رحمتیں تھیں، یہ بات بھی ہمارے ذہنوں میں گردش کرتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ بھی یہ عطائیں اور عنایتیں ہوتی ہیں؟ ــــــ یہ رحمت و فضل ہوتا ہے؟ ــــــ ہاں جب ہم نیک، متقی و پرہیزگار لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں تو یہاں رحمتیں، عطائیں اور عنایتیں نظر آتی ہیں۔

حضرات اہل اللہ ان عطاؤں وعنایات سے پُر ہوتے ہیں انہیں اللہ کے خاص بندوں کے نقشِ پا کو صراط مستقیم بتایا گیا، حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اہل اللہ کی شان بیان کرتے ہیں:

''درحقیقت اہل اللہ کا وجود کرامت ہے اور خلق کو حق تعالیٰ کی طرف دعوت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور مردہ دلوں کا زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے آیت عظمیٰ ہے، یہی لوگ اہل زمین کا امن اور غنیمت روزگار ہیں:

۱۔ سورۂ بقرہ، آیت نمبر: ۱۰۵

بِهِمْ يُرْزَقُوْنَ وَبِهِمْ يُمْطَرُوْنَ

انہیں کی شان میں وارد ہے، ان کا کلام دوام ہے اور ان کی نظر شفا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ہم نشین ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا اور ان کا دوست رحمت حق سے ناامید نہیں ہوتا۔ وہ علامت جس سے گروہ کا جھوٹا اور سچا جدا ہو سکے یہ ہے کہ جو شخص شریعت پر استقامت رکھتا ہو اور اس کی مجلس میں دل کو حق تعالیٰ کی طرف رغبت وتوجہ پیدا ہو جائے اور ماسوا کی طرف سے دل سرد ہو جائے، وہ شخص سچا ہے اور درجات کے اختلاف کے بموجب اولیاء کے شمار میں ہے، مگر یہ بھی ان لوگوں کے لیے ہے جو اس گروہ کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں اور جن کو اس گروہ کے ساتھ مناسبت نہیں وہ محروم مطلق ہیں''۔

ہر کرا روئے بہ بہبود نداشت
دیدن روئے نبی سود نداشت [1]

سورۂ فاتحہ میں فرمایا!

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [2]

''ہم کو سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر چلا جن پر تو نے انعام کیا''۔

اللہ اللہ! یہ انعام یافتہ لوگ ہیں ان کی راہ سیدھی راہ ہے، ان کی راہ سچی راہ ہے، حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ ''تفسیر مظہر القرآن'' میں فرماتے ہیں:

''یا اللہ! جس طرح تو نے اپنے فضل سے ہم کو اسلام کے راستہ پر لگایا ہے اسی طرح تا قیامت ہم کو اسی راستہ پر قائم اور ثابت قدم رکھ، کیوں

۱۔ مکتوبات امام ربانی: دفتر دوم، مکتوب ۹۲، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

۲۔ سورۂ فاتحہ، آیت نمبر: ۵، ۶

کہ یہ راستہ انبیاء اور ایسے کامل دینداروں کا ہے جن پر تو نے اپنی طرح طرح کی دین و دنیا کی نعمتیں ختم کی ہیں۔''[۴]

خوب فرمایا آپ نے کہ اللہ کی خاص نعمتیں انبیاء اور کامل دینداروں پر ختم ہوتی ہیں یہ دین دار کون ہیں؟ ــــــ یہ دیندار حضرات اہل اللہ، اللہ و رسول کے فرماں بردار علمائے حق، متقی اور پرہیز گار لوگ ہیں، اِن حضرات کو اللہ نے انعام و اکرام سے نوازا ہے، ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیے، ان مقدس ہستیوں کی سیرت پاک کو اپنے لیے مشعل راہ بنا لینا چاہیے، جو گزر گئے ہیں اور جو موجود ہیں اِن کی مقدس سیرتیں ہمارے لیے باعثِ تقلید ہیں ــــــ ہر عاقل انسان یہ سمجھ رکھتا ہے کہ نیک ہستیوں کی صحبت انسان کو نیک بناتی ہے اور بروں کی صحبت انسان کو برا بناتی ہے ــــــ انسان اپنی زندگی پر نظر رکھے کہ یہ بے نور تو نہیں ہو رہی اگر بے نور نظر آئے تو نور بار ہستیوں کی صحبت میں رہیں روشن ہوتے چلے جائیں گے۔ اقبال نے خوب کہا:

نظر حیات پہ رکھتا ہے مرد دانش مند
حیات کیا ہے؟ حضور و سرور و نور وجود

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں سچوں کے ساتھ رہنے کی تلقین فرماتا ہے:

یاایھاالذین امنوا اتقوا اللّٰہ و کونوا مع الصدقین ۵

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو''۔

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ یہاں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان کی سلامتی اور خشیت الٰہی کی سلامتی کے لیے لازمی کر دیا کہ ایمان والا، اللہ سے ڈرنے والا سچوں کے ساتھ رہے، کیوں کہ سچوں ہی کی رفاقت سے

۴۔ محمد مظہر اللہ، مفتی اعظم ہند: تفسیر مظہر القرآن، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

۵۔ سورۂ توبہ، آیت: ۱۱۹

ایمان بچایا جا سکتا ہے ـــــــ سچوں ہی کی رفاقت سے تقویٰ پر قائم رہا جا سکتا ہے،،۶؎

کیسا نکتہ اور کیسا نسخہ بیان فرمایا کہ سچوں کی صحبت سے ایمان اور تقویٰ پر قائم رہا جا سکتا ہے ـــــــ بلاشبہ سچوں کی صحبت، تعلیمات اور ملفوظات سے انسان کی بگڑی زندگی بنتی وسنورتی ہے، یہ ایسے مینارۂ نور ہیں کہ ان کے ضیا پاشی سے تاریک دل روشن ہوتے ہیں ـــــــ ماشاء اللہ! ان کی ہر ادا ضو فگن کو اپنانے والا روشن ہوتا چلا جائیگا، انہیں درخشاں وضیا بار ہستیوں میں ایک معتبر نام دنیا جنہیں ''پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ'' کے نام سے جانتی وپہچانتی ہے، حضرت مسعود ملت، مجدد ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمہ اللہ علیہ عہد عصر کی ایک ممتاز شخصیت اور آپ کی ذاتِ گرامی اہل سنت والجماعت کے لیے عظیم نعمت تھی ـــــــ آپ عطائے خداوند ایک ولی نعمت اور گوہر افشاں شخصیت تھے، ہزاروں کو آپ نے فیض پہچایا اور ہزارہا تاریک دلوں کو اپنی نورانی گفتار وملفوظات سے اُجالا بخشا ـــــــ لوگ آپ کے کلام اور خوش بیاں سے بڑے مستفیض ہوتے تھے، آپ معمولی شخصیت نہ تھے بلکہ یوں کہیے کہ ایک یکتائے عصر تھے ـــــــ آپ کی صحبت میں رہ کر بہت سوں نے خود کو چمکایا، بنایا اور سنوارا، آپ ایک مینارۂ نور تھے جس کی ضیاء سے اب بھی لوگ منور ہو رہے ہیں۔

ایسی روشنی پھیلانے والے شخصیت پر راقم نے قلم اٹھا کر خود کو روشن کرنے کی سعادت حاصل کی، یہ حقیقت ہے کہ ایسی عظیم ہستیوں کی صحبت انسان کو روشن کر دیتی ہے، حضرت مسعود ملت کی شخصیت بھی انہی میں ایک ہے ـــــــ آپ کی سیرت کے بہت سے گوشے ایسے ہیں جن پر لکھا جا سکتا ہے ویسے تو آپ کی شخصیت پر بہت کچھ لکھا گیا، لکھا جا رہا ہے اور لکھا جاتا رہیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ـــــــ راقم کا پیشِ نظر موضوع ''مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا شخصیتی جائزہ'' ہے، یہاں آپ کے

۶۔ خطبات مسعودی، مرتبہ محمد علی سومرو، مطبوعہ ادارۂ مسعودیہ، کراچی

خاندان، آپ کی تعلیمات، تدریسی، امتحانی خدمات اورآپ کی سیرت کے کچھ گوشوں کا مختصراً ذکر کیا ہے، آخر میں چند شخصیات کے تاثرات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کاوش کو قبول فرماکر میرے لیے ذریعہ نجات بنائے، جانشین مسعود ملت حضرت مسرور احمد مدظلہ کی خدمت میں یہ مسودہ پیش کیا اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاوں سے نوازا، ڈاکٹر اقبال اختر القادری زید مجدہ نے نظر ثانی فرمائی اور جناب حاجی محمد الیاس مسعودی نے پروف ریڈنگ فرمائی مولائے کریم ان حضرات پر اپنی بیکراں نعمتیں اور رحمتیں عنایت فرمائے، آمین

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کو دنیا سے پردہ فرمائے دو برس ہورہے ہیں آپ کی یاد دلوں میں ہر لمحہ تروتازہ ہے بلکہ یوں کہیے آپ کی یاد دل، دماغ اور روحوں میں بستی چلی گئی ہے، اللہ تبارک تعالیٰ آپ کے درجات کو بلندیاں عطا فرمائے، آپ کی قبر شریف پر انوار کی بارش فرمائے اور ہم سب کو حضرت کے نقش پا پر چلائے رکھے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

احقر

محمد علی سومرو

۱۲ر ربیع الاوّل ۱۴۳۱ھ

۲۷ر فروری ۲۰۱۰ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کا تعلق دہلی کے اُس عظیم خانوادے سے تھا جو اپنی علمی ودینی وجاہت میں بے مثال ہے، یہ خانوادہ صدیوں سے شاہی جامع مسجد فتحپوری سے علم وعرفان کی دولت لٹا رہا ہے، ہزار ہا افراد اس خانوادے کے فیض سے مستفیض ہوئے اور ہورہے ہیں۔

آپ کے خانوادے میں شروع ہی سے عالم وفاضل، علماء ومشائخ اور عارف کامل واولیاء ہوتے آئے ہیں، آپ کے جدامجد وفقیہ الہند اعلیٰ حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی قدس سرہ العزیز (م۔۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء) اپنے وقت کے عارفِ کامل ہستی تھے،آپ کے جلال وجمال کا یہ کمال تھا کہ کسی غیر مسلم پر نظر پڑجائے تو وہ مشرف باسلام ہوجاتا، حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ:

جس گلی میں حضرت کا مکان شریف تھا، وہاں ایک ہندو رہا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں آمنا سامنا ہوگیا تو مشرف باسلام ہونا نہ پڑے ــــــــ چھپا چھپا پھرتا تھا، ایک روز اعلیٰ حضرت نے اسے دیکھ لیا آپ کی نظریں اس پر پڑیں اور کام تمام ہوگیا۔ ؎

ایک ہی بار ہوئی وجہ گرفتاریٔ دل
التفات ان کی نگاہوں نے دوبارہ نہ کیا

کسی کو نہیں معلوم کہ اس ہندو کی کایا پلٹ چکی ہے، جب اس کا انتقال ہوا اور ارتھی چتا میں جلائی گئی تو حاضرین یہ حال دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نہیں جلا آخر معلوم ہوا کہ نگاہِ محبوب کا شکار ہوچکا ہے

چناں چہ اس کی لاش اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لا کر رکھ دی
آپ مسجد فتحپوری میں پہلے ہی کسی نامعلوم مہمان کے منتظر تھے، معلوم ہوا
کہ اس عاشق صادق کا انتظار تھا، چناں چہ اس کو غسل دیا گیا، کفنایا گیا،
اعلیٰ حضرت نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کر دیا گیا۔ ۷

اعلیٰ حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بڑے اہم واقعات منقول ہیں، اختصار کے ساتھ یہ ایک واقعہ نقل کیا، اعلیٰ حضرت صاحبِ کشف وکرامت تھے۔ علمی ودینی وجاہت میں اپنی مثال آپ تھے، آپ کی شان ومنزلت حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء) نے ان القاب میں بیان فرمائی:

"مظہر صفاتِ ربانی، موردِ اخلاق سبحانی، صدر مسند ارشاد و ہدایت، جامع نعوت ولایت فضائل وکمالات مرتبت" ۸

آپ کے والد بزرگوار مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ محدث دہلوی قدس سرہ (م۔۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) اپنے عہد کے فقید المثال عارف اور شیخ طریقت تھے ـــــ آپ ایک متقی و پرہیز گار شخصیت تھے، آپ شاہی جامع مسجد فتحپوری دہلی کے امام وخطیب تھے اور یہ فرائض تقریباً ستر سال تک سرانجام دیئے ـــــ آپ فتویٰ نویسی میں بھی مہارت رکھتے تھے اور آپ کے فتاویٰ پاک وہند میں اور بڑی بڑی عدالتوں میں تسلیم کیے جاتے تھے ـــــ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ "فتاویٰ مظہریہ" کے نام سے تین جلدوں پر مشتمل ہیں، آپ نے بے شمار غیر مسلموں کو مشرف باسلام کیا، آپ صاحب کشف وکرامت ہستی تھے تفصیل "کرامات مظہری" مطبوعہ ادارۂ مسعودیہ، کراچی میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

۷۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تذکرہ مظہر مسعود، ص، ۷۰ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ، کراچی ۱۹۶۹ء

۸۔ ایضاً: ص، ۲۷

حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی نورانی تربیت نے حضرت مسعود ملت کو بڑا کامل بنایا ـــــــ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کا بچپن آپ ہی کے آغوش میں شاہی جامع مسجد فتحپوری کی فضاؤں میں گزرا ـــــــ حضرت مسعود ملت کی ولادت باسعادت ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء دہلی کی مقدس سرزمین میں ہوئی، آپ کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ بچپن سے ہی سعادت مند و ذہین تھے، اور آپ کو علمی و دینی کاموں کا شوق بچپن ہی سے رہا، آپ کے علمی لگن کا ہم اس بات سے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تقریباً چار سال کی عمر سے قرآن کریم پڑھنے کا آغاز کیا اور آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کرلیا ـــــــ کم عمری میں آپ نے اپنے والد بزرگوار سے بہت کچھ سیکھا، ایک جگہ خود آپ فرماتے ہیں:

> ابتدائی تعلیم گھر ہی پر حضرت والد ماجد مدظلہ العالی سے حاصل کی، پھر سنہ ۱۹۴۰ء/۱۳۵۹ھ میں مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوری دہلی میں علوم عربیہ سے متعلق یہ کتابیں پڑھیں۔
>
> منیته المصلی، قدوری، کنزالدقائق، سراجی، شرح مائته عامل، هدایته المسخو علم الصیغه، کافیه، شرح ملا جامی، مرقاة، ایسا غوجی، شرح تهذیب قطبی، مسلم، حواح الازواح، اصول شاشی، نور الانوار، سبعه مصلقه، تلخیص وغیره۔[۹]

۱۹۴۰ء میں حضرت مسعود ملت نے باقاعدہ مدرسۂ عالیہ عربیہ مسجد فتحپوری میں داخلہ لیا اور ۱۹۴۴ء تک چار برس عربی علوم وفنون کی تحصیل کی، دوران تعلیم اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ سے برابر رہنمائی حاصل فرماتے رہے جیسے اوپر بھی ذکر ہوا ـــــــ ۱۹۴۵ء میں اورینٹل کالج مسجد فتحپوری میں داخل ہوکر دوسال میں فارسی زبان وادب کی

۹۔ محمد عبدالستار طاہر، صوفی: تذکار مسعود ملت ص ۶۳، مطبوعہ رضا دارالاشاعت لاہور ۱۹۹۹ء

سند حاصل کی، کتابوں کی تفصیل آپ ہی کی زبانی ملاحظ فرمائیں:

۱۹۴۵ء/۱۳۶۵ھ میں علوم فارسیہ کی طرف توجہ کی اور ابتدائی کتابوں کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں پڑھیں:۔

دیوان نظیری، رباعیات ابوسعید ابوالخیر، رباعیات بابا طاہر، قصائدعرفی، قصائد مافی، کلیات الشعراء، فقتہ السوان الحکمتہ، اخلاق جلالی، العروض والقوافی، شعرالعجم، دبیرعجم، انشائے ابوالفضل، سیر المتاخرین، مطلع السعدین، جواہر السجود، حاجی بابا اصفہانی، و کلائی مواضعہ وغیرہ۔

فارسی کی ابتدائی کتابیں بلکہ گلستان تک حضرت والد ماجد مدظلہ العالی نے بچپن ہی پڑھادی تھیں۔ [۱۰]

۱۹۴۸ء میں آپ نے مشرقی پنجاب یونیورسٹی (ملتان) سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا، سترہ سال کی عمر میں علوم عربیہ اور فارسیہ سے فارغ ہوئے، آگے آپ لکھتے ہیں:

سنہ ۱۹۴۹ء/۱۳۶۹ھ میں دہلی سے حیدرآباد (مغربی پاکستان) آیا۔ مقصود ہجرت نہ تھی مگر مشیت الٰہی کو یہی منظور تھا۔ یہ ایک تلخ داستان ہے جواب شیریں ہوگئی ہے۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً۔

چنانچہ راقم اپنی پھوپھی کے ہاں مقیم ہوگیا۔ جنہوں نے جذبہ مادری کے ساتھ راقم کی کفالت کی۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں راقم کے برادر مولانا منظور احمد رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا جس نے عقل وخرد کو گم کردیا۔ بہرکیف توفیق الٰہی شامل حال رہی۔ نئے تقاضوں کے تحت غم سے فرصت پانے

۱۰۔ محمد عبدالستار طاہر، صوفی: تذکار مسعود ملت ص ۶۳، مطبوعہ رضا دارالاشاعت لاہور ۱۹۹۹ء

کے بعد علوم جدیدہ کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ سنہ ۱۹۵۱ء/۱۳۷۱ھ میں میٹر
ک کیا۔ برادر محترم پروفیسر عبدالرشید نے میری رہنمائی فرمائی۔
سنہ ۱۹۵۱ء/۱۳۷۱ھ اور ۱۹۵۲ء/۱۳۷۲ھ کے درمیان راقم نے لیو پولڈ اسڈ
کی مشہور کتاب Islam at the Cross Roads کے بعض
ابواب کا اردو میں ترجمہ کیا۔ سنہ ۱۹۵۳ء/۱۳۷۳ھ میں انٹرمیڈیٹ
کیا اور اس سال اردو میں آنرز کیا۔ سنہ ۱۹۵۶ء/۱۳۷۶ھ بی۔اے
کیا۔ یہ سب امتحانات پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے دیئے۔ ان
امتحانات کی تیاری میں راقم نے اپنی ذاتی سعی سے کام لیا اور بقدر
ضرورت اساتذہ سے رہنمائی حاصل کی۔ اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ راقم
وقت سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ اسکول اور کالج کے مسموم
اثرات سے بچنا چاہتا تھا، چنانچہ اس میں بڑی حد تک کامیابی ہوئی۔
جو امتحانات عام طور پر ۱۴ سال سے پاس کیے جاتے ہیں۔ راقم نے
صرف چھ سال میں پاس کر لیے اور بحمد اللہ اتباع سنت نبویہ کا جذبہ
موجزن رہا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔[۱۱]

۱۹۵۶ء ہی میں آپ نے سندھ یونیورسٹی میں ایم۔اے اُردو کا داخلہ لیا اور ۱۹۵۸ء میں اسی یونیورسٹی میں سب سے اول آئے جس کے صلے میں گورنر مغربی پاکستان کی طرف سے گولڈ میڈل دیا گیا اور وائس چانسلر کی طرف سے سلور میڈل دیا گیا------ ۱۹۵۸ء میں ہی آپ نے باقاعدہ گورنمنٹ کالج میرپور خاص سے بحیثیت لیکچرار ملازمت کا آغاز کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں اپنی خداداد علمی صلاحیتوں کے سبب پرنسپل کے عہدے پر فائز ہوئے------ ۱۹۷۱ء میں آپ نے ''قرآن کریم کے اُردو تراجم و تفاسیر'' کے عنوان پر ایک ضخیم مقالہ پیش کر کے سندھ

۱۱۔ ایضاً ص ۶۴

یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی (Ph.D) کی سند حاصل فرمائی۔

آپ سندھ اور بلوچستان کے مختلف کالجوں میں بحیثیت پرنسپل خدمات سرانجام دیتے رہے، مختلف یونیورسٹیوں کے ممتحن و تعلیمی بورڈوں کے ممبر اور پبلیک سروس کمیشن کے بھی ممتحن ہے ـــــ شاہ عبداللطیف یونیوسٹی خیرپور اور کراچی یونیورسٹی کے شعبہ اسلامک اسٹیڈیز اور شعبہ اردو کے ڈائریکٹر ریسرچ بھی رہے ـــــ آپ انہیں کی ادبی و علمی خدمات پر پانچ گولڈ میڈل، ایک سلور میڈل اور دیگر تمغات وانعامات سے بھی نوازا گیا اور صدر پاکستان کی جانب سے ۱۹۹۲ء میں اعزازِ فضیلت ایوارڈ سے بھی نوازے گئے، مگر قابل توجہ بات ہے کہ کبھی خود یہ ایوارڈ لینے نہ گئے اس لیے کہ آپ کی توجہ خالص اللہ و رسول پر تھی بلکہ فرماتے یہ تھے:

''یہ تو دنیاوی ایوارڈ ہیں اور یہیں کے ہو کر رہ جاتے ہیں''

۱۹۹۱ء میں ایڈیشنل سکریٹری (اکیڈمک) وزارتِ تعلیم سندھ کے منصب پر فائز ہوئے اور ۱۹۹۲ء میں اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوئے اور خود کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خدمتِ دین پر وقف کر دیا ـــــ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مصروفیات کے باوجود آپ نے علمی و دینی کاموں کو جاری وساری رکھا، دیکھا جائے تو آپ کا علمی سفر تو دہلی ہی سے شروع ہو جاتا ہے لیکن باقاعدہ اس قلمی و تحریری سلسلہ کا آغاز ۱۹۴۹ء سے ہوتا ہے۔ ۱۹۴۹ء سے ۲۰۰۸ء کا یہ علمی و تحریری سفر بڑا طویل سفر ہے اس دورانِ سفر بے شمار تحقیقی مقالات و مضامین اور کتب و رسائل تحریر فرمائے اگر تفصیلاً بیان کی جائیں تو ضخیم کتاب مرتب ہو جائے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک کے علاوہ آپ نے بہت سی شخصیات پر کام کیا اور لکھا اُن میں جلیل القدر صحابہ کرام حضرت حمزہ، حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہما کی سیرت پر لکھا، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر لکھا ـــــــ اور اسی طرح بعد کی شخصیات میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ، اعلیٰ حضرت فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، حضرت شاہ رکن الدین الوری، حضرت سید امام علی شاہ، حضرت سید صادق علی شاہ، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ، علامہ فضل حق خیرآبادی، محمد غوث گوالیاری، جمال الدین بانسوی الخطیب، خواجہ عبداللہ شاہ عبد اللطیف بھٹائی، قاضی احمد دمائی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، میر سید علی غمگین، مولانا عبدالقادر بدایونی، مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، شاہ ابوالخیر دہلوی، پیر جماعت علی شاہ، مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی، مفتی محمد برہان الحق جبل پوری، علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہم۔

یہاں چند شخصیات کا ذکر کیا ہے، جن جن شخصیات پر آپ نے لکھا ہے اُن میں آپ کے دور سے پہلے کی بھی تھیں اور آپ کے ہم عصر بھی لیکن ان میں برصغیر کی دو عظیم شخصیات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہما کا خاص ذکر آتا ہے اگر یہ کہا جائے تو بجا ہوگا کہ آپ ان پر ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ نے ان دونوں عظیم ہستیوں کے افکار و تعلیمات کا پرچار کیا اور عوام الناس میں پہچان کرا کے خود زندہ جاوید ہو گئے، آج آپ "نائب امام ربانی، ناشر مجددیات اور ترجمان مجدد الف ثانی ــــــ ماہر رضویات، ترجمان اعلیٰ حضرت، ناشر رضا" کے القاب سے یاد کئے۔

حضرت مسعود ملت کو اولیائے کرام اور سلف صالحین سے بڑی محبت و عقیدت تھی، آپ بڑی قدر و منزلت فرماتے تھے، ان کی جناب میں ادب و تعظیم کو ملحوظِ خاطر رکھتے، آپ کا درس یہی تھا کہ انہیں کے نقش قدم پر چلنے سے بلند مقام حاصل ہوگا اور ان کی محبت، عقیدت، ادب و تعظیم ہی ذریعہ نجات ہے۔ انہیں کے توسُّل سے آج آپ کا مقام بلند نظر آتا ہے۔

یہاں آپ کے علمی خدمات ودینی کارنامے جن کا احاطہ چند اوراق میں ناممکن ہے، آپ کے تصنیف وتالیفی، علمی ودینی کارنامے عالم اسلام بالخصوص سواداعظم اہلسنت کے لیے عظیم سرمایہ اور تاریخ کا ایک حسین باب ہے، یہ حسین باب اور آپ کی مینارہ نور شخصیت سے روشنی حاصل کرکے منزل مراد کو پہنچا جاسکتا ہے ـــــ آپ کے مقالات ورسائل پاکستان، ایران اور اردن کے انسائیکلوپیڈیا میں شائع ہوئے ہیں، آپ کی مطبوعات لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر پوری دنیا میں پھیل چکی ہیں، مختلف ممالک کے ادارے اس لٹریچر سے فائدہ بھی حاصل کررہے ہیں، مولانا محمد قمر الدین (سنام گنج، بنگلہ دیش) نے ایک جگہ لکھا ہے:

''بغداد، عراق کے مؤلفوں نے اپنی اپنی مطبوعات میں آپ کے حوالے دیئے ہیں، ایسا ہی قاہرہ میں جامعہ ازہر کے محققوں نے اپنی اپنی تحقیقی مطبوعات میں آپ کی مؤلفات کو بطور دلائل پیش کیا ہے ------ ایسا ہی بھارت کے نامور محققوں نے اپنی اپنی مطبوعات میں تحقیق تطبیق کے وقت آپ کے حوالے دیئے ہیں، ایسا ہی ایسٹ افریقہ، ویسٹ افریقہ، ہالینڈ، امریکہ کے مشہور اسکالرز نے اپنے مقالاتِ ڈاکٹریٹ میں آپ کے حوالے دیے ہیں، اسی طرح سوریا، لبنان، لیبیا، سوڈان، کویت یعنی عرب وعجم حتیٰ کہ یورپ والوں نے بھی آپ کے حوالے پیش کرکے عالم دنیا میں تحقیق مراد لی ہے یعنی تحقیق کے میدان میں جب آپ کا نام ملتا ہے۔ تو ارباب التحقیق آپ کا حوالہ لیتے ہیں اور مطمئن ہوجاتے ہیں، ہمارے بنگلہ دیش میں آپ کا نام تحقیق کا معلم ہوگیا ہے۔ ان شاء اللہ آپ عالم دنیا کے ارباب التحقیق کے حدود میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ محفوظ

ہیں اور عالم دنیا کے دانشور آپ کو ایک تحقیقی عالمی کتب خانے کی حیثیت سے جانتے ہیں''۔۱۲

ماشاء اللہ! آپ کے علمی لٹریچر نے وقت کے تقاضوں کے مطابق جدید اور نیا انداز پیش کیا ہے، اِن لٹریچر نے نئی نسلوں میں ایک نیا جذبہ پیدا کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کا لٹریچر عہد عصر میں یکساں مقبول ہے۔ آپ کی تحریروں نے ہر ایک کو متاثر کیا ہے، آپ کی تحریریں ایمان و عشق کی روشنی بکھیرتی ہیں اور ایسی دلوں میں گھر کر جاتی ہیں کہ پڑھنے والا ایمان و عشق میں پُر ہوتا چلا جاتا ہے، آپ کی تحریریں حکمت و دانائی سے پُر ہوتی ہیں، ماشاء اللہ! تحریر ہوں یا اقوال وہ گوہر نایاب کہ۔

اقوالِ مسعود ہر ایک کے لیے گوہر نایاب
علم و فضل کے موتی لٹا گئے جناب مسعودملت

آپ کی تحریریں وقت کے تقاضوں اور موقعے کی مناسبت سے لوگوں میں علمی، دینی اور ایمان و عقیدت کا جذبہ پیدا کرتی ہیں____ ماشاء اللہ! آپ کی عاشقانہ، عارفانہ، عقیدت مندانہ تحریروں نے لوگوں کے دلوں میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔

آپ نے جو تحقیقی مقالات و مضامین تحریر فرمائے ہیں اُن میں حق اور سچ نمایاں ہوتا ہے اور حوالوں کے انبار لگے نظر آتے ہیں، کوئی بات آپ نے بغیر تحقیق کے نہیں لکھی سمجھانے اور بتانے کے لیے دلائل ثبت کرتے چلے جاتے ہیں۔

○

جس طرح آپ کی تحریروں میں حسن کمال تھا، عین آپ کی گفتار میں کمال شگفتگی تھی، آپ کی گفتار میں بڑی میٹھاس پائی جاتی تھی۔۔۔۔۔ بڑے دھیمے لہجے میں گفتگو

۱۲۔ محمد عبدالستار طاہر صوفی، مجدد عصر، مطبوعہ ادارۂ مظہر اسلام، لاہور ۲۰۰۵ء

فرماتے، بات کرتے تو ایسا لگتا ہے جیسے موتی جھڑ رہے ہوں، اللہ اکبر!۔۔۔۔۔۔ ایسا دل کرتا کہ آپ بات کرتے رہیں اور ہم سنتے رہیں، آپ نہ جذباتی شخصیت تھے اور نہ ہی آپ کی باتیں جذباتی تھیں بلکہ ہر بات بڑی سنجیدگی اور تول تول کر بیان کرتے۔

ع ذرع نکردہ پارہ نکن

آپ بلند طریقے اور اُونچی آواز میں گفتگو نہ فرماتے اپنی آواز کو پست رکھتے کیونکہ اُونچی اور بُرے طریقہ سے آواز نکالنے کی قرآن کریم میں ممانت آئی ہے، فرمایا!

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ط اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ. ۱۳

اور اپنی آواز کچھ پست کر سب آوازوں میں بری (یعنی مکروہ) گدھے کی آواز ہے۔

اس آیت کریمہ میں تلقین فرمائی ہے کہ اپنی آوازوں کو پست رکھوں یعنی اُونچی نہ کرو نرمی اختیار کرو۔۔۔۔۔۔ حضرت مسعود ملت کو ہم نے دیکھا نرمی اور دھیمے لہجے میں گفتگو فرماتے۔۔۔۔۔۔ آپ کی گفتار میں جلد بازی نہیں تھی، کسی کو نصیحت فرماتے تو اس کے مزاج کے مطابق نصیحت فرماتے، بڑی محبت وشفقت سے اصلاح فرمادیا کرتے تھے، آپ کسی کی دل آزاری نہ کرتے بلکہ دل جوئی فرماتے۔۔۔۔۔۔ آپ کی باتیں دلوں میں اتر جایا کرتیں تھیں اور لوگ آپ کی باتوں کو بڑے غور وفکر سے سنا کرتے تھے، کیا تحریر کریں ماشاء اللہ! آپ کی باتوں میں ایمانی لذت اور حلاوت پائی جاتی اور ہر بات اثر کر جایا کرتی تھی۔ ع

سُخن کز دل آید بود دل پزیر

جہاں گفتار میں یہ خداداد صلاحیت تھی وہاں آپ کی شخصیت میں بھی خدا داد

۱۳۔ سورۂ لقمن، آیت: ۱۹

صلاحیت موجود تھی------ آپ کی شخصیت ایک آفتاب و ماہتاب کی مانند تھی، بہت سوں نے اس ضیابار ہستی سے روشنی حاصل کی اور کررہے ہیں، حضرت صاحب زادہ مسرور احمد مدظلہ نے ایک موقع پر راقم سے یہ بات فرمائی کہ:

حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی نے حضرت مسعود ملت کو دیکھا اور فرمایا

''ایک نورانی بزرگ ہیں اور اُن کے چہرۂ مبارک پر بہت ہی نور ہے''

الحمدللہ! آپ کی شخصیت عصر حاضر میں اک نعمت سے کم نہ تھی------ ماشاء اللہ! آپ کی شخصیت میں ایسا نکھار تھا کہ پاس بیٹھنے سے گھٹن محسوس نہیں ہوتی تھی اور آپ کو دیکھ کر طبیعت خوش ہوجایا کرتی اور دل مسرور ہوجایا کرتا تھا، آپ کی شخصیت میں یہ بات تھی کہ جو بھی ایک بار ملتا تو دوسری بار ملاقات کا ضرور مشتاق ہوتا------ آپ کے در اقدس کی حاضری پر کبھی بے چینی نہیں ہوئی بلکہ سکون ہی سکون نصیب ہوا اور آپ کے پاس بیٹھنے سے پریشانی، پریشانی معلوم نہ ہوتی------ غم، غم معلوم نہ ہوتا------ بیماری، بیماری معلوم نہ ہوتی اور مصیبت، مصیبت معلوم نہ ہوتی۔

آپ ہر ایک کی دل جوئی فرماتے اور سب سے خوش اخلاقی و خوش مزاجی سے پیش آتے------ آپ کبھی کبھی مزاح بھی فرمالیا کرتے تھے کہ یہ بھی ایک سنت ہے، آپ کے ہاں شریعت و سنت کا بڑا لحاظ و پاس ہوتا، آپ اپنے خطبات میں اکثر فرماتے:

''سنت میں بڑی قوت ہے، سنت میں بڑی طاقت ہے، سنت میں بڑی عزت ہے''

آپ سنت کی عظمت اور اس کی اہمیت کو بڑے احسن طریقے سے اُجاگر کرتے، شریعت و سنت پر آپ خود پابند رہتے اور دوسروں کو بھی بڑے احسن انداز میں عمل کی تلقین کردیتے------ آپ خلافِ شرع کاموں میں کبھی دھیان نہ دیتے اور نہ ہی آپ ایسے مقامات پر تشریف لے گئے جہاں شریعت و سنت کا لحاظ و پاس نہیں

ہوتا----- آپ کے ہاں فضول کاموں اور فضول باتوں کی کوئی گنجائش نہ تھی-----
الحمدللہ! آپ نے شریعت کی پابندی اس قدر کی کہ آج خود آپ کی ذات گرامی ایک نمونہ بن گئی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو بڑی عزت، حکمت اور صلاحیتوں سے نوازا تھا اس پُر فتن دور میں آپ کی شخصیت ایک مینارۂ نور تھی----- اسی روشن چراغ شخصیت کی صحبت اور ملفوظات سے ہزاروں تاریک دل منور ہوئے، پروفیسر سید محمد عارف صاحب نے ایک جگہ لکھا!

> وہ دین اسلام کے پر جوش مگر خاموش مبلغ ہیں، ان کی تبلیغ نہایت ہی دلنشین و دل آویز ہے، وہ دلوں کو تھامے ہوئے آگے بڑھتے ہیں وہ اپنے نانا شیر اسلام میر سید واحد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خواب کی تعبیر ہیں جنہوں نے فرمایا تھا:
>
> ''اگر دین کا چراغ روشن ہوگا تو میری صاحبزادی سے ہوگا''
>
> خدا کی شان یہ پیش گوئی سچ ثابت ہوئی اور آپ کے نواسے ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے خدمت اسلام کا بیڑ اٹھایا اور اپنی ننھیال و ددھیال دونوں کا نام روشن کر دیا۔[۱۴]

سچ فرمایا آپ اسلام کے پُر جوش، خاموش اور سنجیدہ مبلغ تھے، آپ نے اسی مزاج میں ایسا انقلاب پیدا کیا کہ لوگ حیران ہوئے جاتے ہیں----- آپ کی اس حسن تبلیغ سے لوگ معطّل متاثر اور صحبت میں آجایا کرتے----- اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے مزاج میں سنجیدگی، نرمی اور روحانیت جیسی خصوصیات عطا فرمائی تھیں، آپ کی تربیت اور تعلیمات میں حکمت ودانائی خاص تھی، جیسے قرآن کریم میں فرمایا:

۱۴۔ محمد عبدالستار طاہر، تذکار مسعود ملت، مطبوعہ رضا دارالاشاعت، لاہور

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ ۱۵

''اپنے رب کی راہ کی طرف بڑی حکمت ودانائی سے بلاؤ''

اس آیت کی روشنی میں رہ کر آپ نے بڑی حکمت ودانائی سے تبلیغ دین فرمائی۔۔۔۔۔ماشاء اللہ! آپ کے عارفانہ، عاشقانہ اور حکیمانہ خطبات نے مخلوق کو بڑا فیض پہنچایا، حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہر لحہ آپ پر رہا۔۔۔۔۔ آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کی دعائیں بھی آپ کے ساتھ تھیں، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اپنی دعاؤں سے ضرور نوازتے، اپنے جلیل القدر عالم فرزند کے وصال پر تعزیت فرماتے ہوئے آپ کے حق میں یہ دعا فرمائی تھی:

''مرحوم کے ساتھ بڑی بڑی تمنائیں وابستہ تھیں اب ان کا رخ بھی تمہاری جانب ہو گیا ہے، مولیٰ تعالیٰ تم سے میری آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور مخلوق کو تمہاری دینی خدمت سے بہرہ ور کرے۔'' ۱۶

یہ دعا آپ کے حق میں قبول ہوئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آج دنیائے اسلام میں آپ کا علمی و دینی لٹریچر پھیل رہا ہے، سارا عالم آپ کے عاشقانہ، عقیدت مندانہ، عالمانہ، عارفانہ اور تحقیقانہ لٹریچر سے مستفیض ہو رہا ہے، لوگ آپ کی کتب و رسائل کا بڑے شوق و لگن سے مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت مسعود ملت جن جن یونیورسٹیوں اور کالجوں میں رہے سب حضرات آپ کی خوش مزاجی طبیعت سے اور حکمت ودانائی دعوت دین کے بہت متاثر تھے۔۔۔۔۔ آپ جہاں بھی رہے وہاں اپنی یادیں چھوڑیں، وہاں کے لوگ اب بھی آپ کو یاد کرتے ہیں ۔۔۔۔۔ آپ کی شخصیت اُن کے دلوں میں ''یادوں کے چراغ'' کی مانند سمائی ہے، جسے خان عبدالقیوم شاہد یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں:

۱۵۔ سورۃ النحل: آیت، ۱۲۵

۱۶۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: مکاتب مظہری، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ، کراچی

’’آج جب میں بڑھاپے کی دہلیز پر ہوں، ڈاکٹر صاحب کی کلاس میں موجودگی کی خوشبو اب تک محسوس کرتا ہوں اور مسرور ہوتا رہتا ہوں۔ ۱۷

پروفیسر عبدالباطن فرماتے ہیں:

’’بہت عظیم انسان تھے وہ بھلائے نہیں جا سکتے‘‘ ۱۸

پروفیسر قمرالزماں صدیقی رقمطراز ہیں:

’’دراصل وہ ہمارے پرنسپل نہ تھے بلکہ ایک شفیق باپ کی مانند تھے جو ہر طرح سے ہماری اصلاح فرماتے اور بہت خیال رکھتے‘‘ ۱۹

پروفیسر سہیل انور لکھتے ہیں:

’’آج ڈاکٹر صاحب ہمارے درمیان جسمانی طور پر نہ ہونے کے باوجود روحانی طور پر موجود ہیں اور شاید ہی کوئی دن ایسا ہو کہ ہم احباب میں ڈاکٹر صاحب کا ذکر خیر نہ ہوتا ہو‘‘ ۲۰

پروفیسر خورشید احمد صدیقی راقمطراز ہیں:

’’آنکھوں نے آج تک ایسی دل فریب شخصیت نہ دیکھی اور کانوں نے ایسی نغمگی نہ سنی‘‘ ۲۱

پروفیسر عبدالرحمٰن مسعودی لکھتے ہیں:

’’مٹھی اس دور میں اجودھن تھا وہاں مجددی لخت جگر ہی اپنی محنت، محبت اور شفقت سے دنیاوی و دینی علوم کی خدمت کر سکتا تھا، پھر کیا تھا صحرائے تھر کی قسمت جاگ اٹھی اور پیکرِ حسنِ اخلاق بڑی تندہی اور

۱۷۔ مجلہ یادگار مسعود ملت، ص،۳۲، مطبوعہ شرکت اسلامیہ، میر پور خاص، سندھ

۱۸۔ ایضاً: ص،۴۱ ۱۹۔ ایضاً: ص،۴۵ ۲۰۔ ایضاً: ص،۵۸ ۲۱۔ ایضاً: ص،۴۹

استقامت کے ساتھ مٹھی میں علم کے موتی تقسیم کرتا رہا اور کمزور مسلمانوں کو اپنے کردارِ سنت سے سنوارتا رہا'' [۲۲]

چند ہی حضرات کے تاثرات یہاں پیش کیے ہیں اگر مزید ذکر کیے جائیں تو ایک طویل فہرست ہے حضرت مسعود ملت کو اپنی زندگی میں بڑی بڑی ترقیاں حاصل تھیں، بڑی قوت اور استقامت حاصل تھی، حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے آپ کے حق میں یہ دعائیں فرمائی:

''مولیٰ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ بعافیت رکھے اور ترقیات دارین سے سرفراز فرمائے'' [۲۳]

مولیٰ تعالیٰ تمہاری روح القدس سے مدد فرمائے''۔

اب آخر میں ہم بعض اور اہم شخصیات کے تاثرات پیش نظر کریں گے جو آپ کی حیات و بعد وصال کے ہیں۔

○

پیر محمد ہاشم جان سرہندی مجددی علیہ الرحمہ

(خانوادۂ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ)

''برادر عزیز جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زیدحبہ کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے بڑی علمی صلاحیتوں سے نوازا ہے، ان کی نظر بڑی وسیع ہے اور ان کا قلم صفحہ قرطاس پر وہ پھول بکھیرتا ہے کہ ہر صفحہ گلستان نظر آتا ہے''

می دمد گل ہر کجا پائے نگاریں می نہی
جادہ چوں از سیر باز آئی چمن خواہد شدن [۲۴]

۲۲۔ ایضاً: ص، ۴۱ ۲۳۔ ایضاً ص، ۳۵۶

۲۴۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی (تقدیم) مطبوعہ مدینہ پبلشنگ، کراچی ۱۹۷۱ء

پیر محمد ابراہیم جان مجددی سرہندی علیہ الرحمہ

(خانوادۂ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ، سندھ)

آپ کا انداز بیان باوجود اختصار کے بے حد جامع مانع دلکش دلپزیر اثر انگیز اطمینان بخش اور فصاحت و بلاغت ایک نادر مثال ہے۔ ۲۵

مولانا عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمہ (لاہور)

"محترم پروفیسر صاحب جماعت اہل سنت کا عظیم سرمایہ ہیں" ۲۶

پیر محمد آغا اسحاق جان سرہندی علیہ الرحمہ

(خانوادۂ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ، تھرپارکر، سندھ)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دہلی کے مشہور و ممتاز عالم دین اور روحانی پیشوا، حضرت مفتی اعظم ہند، الحاج شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز شاہی امام مسجد فتحپوری، دہلی کے فرزند رشید ہیں، جن کی حق گوئی اور بے باکی نے باطل کا سر ہمیشہ نیچے رکھا۔ ۲۷

مولانا محمد جلال الدین قادری علیہ الرحمہ

(مورخ اہل سنت مصنف "خطبات آل انڈیا" کانفرس، کھاریاں گجرات)

آپ کا وجودِ مسعود دینی درد اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والوں کے لیے مشعل راہ ہے، آپ کی قلبی واردات اور خارجی حالات کا پڑھ کر اپنے اسلاف کی

۲۵۔ سید مقصود علی: پروفیسر ڈاکٹر، چاہت کے رنگ، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی

۲۶۔ آر۔ بی مظہری: جہان مسعود، ص ۹۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

۲۷۔ آر۔ بی مظہری: جہان مسعود، ص ۱۰۰ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۹۵۸ء

یادتازہ ہوئی جنہیں کثرتِ مواقع دولتِ اسباب کے عالم میں بھی خصوصی انعامات سے نوازگیا اور وہ تشنگانِ علم وعرفان کی پیاس بجھاتے رہے۔۲۸

مولانا عبدالمنعم ہزاروی

(مدیرِ ماہنامہ ترجمان اہلسنت، کراچی)

اللہ تعالیٰ پوری قوم کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے، آپ نے وہ کام کیا ہے، جو ہمیشہ تاریخ میں زندہ رہے گا اور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کی قدر وقیمت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹

علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد

(زیب سجادہ خانقاہ عالیہ مظہریہ شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری، دہلی)

مرحوم (حضرت مسعود ملت) بے شمار اوصاف حمیدہ سے متصف تھے اور ان کی زندگی ایک ولی کامل کی زندگی تھی، انہوں نے ہمیشہ ہی عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر ایک سے مخلصانہ برتاؤ کیا اور اپنے روحانی حالات کو کبھی ظاہر نہیں فرمایا۔ ان کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے جو بعد والوں کے لیے مشغل راہ ہے۳۰

علامہ محمد منشاء تابش قصوری

(رئیس شعبہ فارسی ومدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

عرصہ تین سال سے آپ کی نوازشات، نگارشات، مکتوبات اور لاتعداد علمی

۲۸۔ آر۔ بی مظہری: جہان مسعود، ص، ۱۰۴، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات احمد رضا، کراچی ۱۹۸۵ء

۲۹۔ ایضاً: ص، ۱۰۹

۳۰۔ ماہنامہ کنزالایمان دہلی، شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

تحائف وروحانی برکات سے احقر بہرہ مند ہوا۔ اور آخری دن بھی جاتے جاتے اپنے مکتوب گرامی سے نصف ملاقات کا شرف بخشا۔ نہ بجا جانے میری طرح کتنے ہزار آپ کے احسانات گرانمایہ سے مستفیض ہوئے اور ان شاء اللہ العزیز ہوتے رہیں گے۔ آپ کی ذات والا برکات ہر قسم کی خوشامد، تصنع اور بناوٹ سے بلند تر تھی، آپ نے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی میں زندگی گزاری۔ ۳۱

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

(زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپوری شریف، ضلع شیخوپورہ)

ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنے دور کے عظیم دانشور، ماہر تعلیم، مقتدر مذہبی، علمی، عملی رہنما اور بلند پایہ روحانی شخصیت تھے۔ انھوں نے زندگی کے ہر شعبہ کی طرف توجہ کی اور ہر شعبہ میں موجود انسانی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو نہ صرف طنت از بام کرنے کی سعی کی بلکہ اصلاح احوال کے لیے وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے بھر پور انداز میں کوششیں بھی کیں۔ پروفیسر صاحب نباض وقت، صاحب علم و فضل، محقق عصر، نازش لوح و قلم کے نقیب اور علمی کے ساتھ ساتھ عملی اقدام کی داعی بھی تھے بلکہ علامہ اقبال مرحوم کے اس شعر کی عملی تفسیر تھے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے ۳۲

۳۱۔ مکتوب بنام صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد: محررہ ۲۹ اپریل ۲۰۰۹ء

۳۲۔ مکتوب بنام صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد: محررہ ۴ مئی ۲۰۰۸ء

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(سندھ یونیورسٹی جامشورو، حیدآباد، سندھ)

عزیز گرامی منزلت ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے متعلق یہ بات لکھنے میں مجھے تامل ہوتا ہے کہ وہ کبھی میرے شاگرد رہ چکے ہیں کیوں کہ وہ ماشاءاللہ خود بھی ایک فاضل استاد ہیں وہ اپنے اسلافِ کرام کی دعاؤں اور برکت سے ایک صالح مزاج اور ایک پاکیزہ مذاق لے کر کلاس میں داخل ہوئے تھے اور اپنی غیر معمولی ذہانت اور قابلیت کی بدولت جلد ہی اپنے تمام رفقاء کے رہبر بن گئے تھے۔ ۳۳

پروفیسر محمد اکرام رضا

(صدر شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ)

آپ جو ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہے ہیں وہ بلاشبہ تاریخ ایمان ویقین کا ایک روشن باب ہے اور مستقبل کا مؤرخ کسی صورت بھی ان خدمات جلیلہ سے پہلوتہی نہیں کرسکتا۔ ہم سے نیازمند بھی مدتوں سے آپ کے تذکار محبت سے دل وجان کومہکا رہے ہیں جو ہم سے بن پڑتا ہے وہ کر گزرتے ہیں لیکن آپ کی مساعی جلیلہ بہر حال ہم سب کے لیے مشعل راہ ہیں، مینارہ عمل اور موجب حوصلہ افزائی ہیں اور آپ کی مساعی مبارک ومسعود ہم سے خستہ حالوں کو عمل کا حوصلہ سعی ومحنت کا جذبہ اور تبلیغ واشاعتِ مسلک کا ولولہ بخشتی ہیں۔ ۳۴

۳۳۔ تعارف ''سیرت مجدد الف ثانی'' مؤلفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی ۱۹۷۵ء

۳۴۔ آر۔بی مظہری: جہان مسعود، ص، ۱۳۱ مطبوعہ ادارہ تحقیقات احمد رضا کراچی ۱۹۸۵ء

پروفیسر فیاض احمد خان کاوش علیہ الرحمہ

(صدر شعبۂ اردو شاہ عبداللطیف کالج، میر پور خاص، سندھ)

بلا شبہ اس گئے گزرے زمانے میں ڈاکٹر صاحب ہمہ گیر شخصیت ایک ایسا مینارۂ نور ہے جس کی روشنی میں علم وعمل میں ہم آہنگی پیدا کر کے منزل مراد حاصل کی جاسکتی ہے۔ ۳۵

ڈاکٹر محمد سعید احمد علیہ الرحمہ

(سجادہ نشین خانقاہ خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ، دہلی)

جناب نے جس قدر محنت وکوشش سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اپنی پوری زندگی کو تحقیق وتجدید میں صرف فرمایا ہے واقعی اس لحاظ سے خطاب ''مجدد مائۃ حاظرہ'' بھی کم ہے، سمندر تحقیق وتجدید کی عمیق گہرائیوں میں غوطہ زن ہو کر جو نادر موتی کتب ہائے کثیرہ میں پروئے ہیں وہ اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ اگر اس کے ساتھ بڑھا دیا جائے ''آسمان علم کے کوکب درخشاں'' تو زیادہ مناسب ہوگا۔ ۳۶

پروفیسر پیر عبدالقدوس احمد جان سرہندی

(شعبۂ مسلم ہسٹری، گورنمنٹ ماڈل کالج میر پور خاص، سندھ)

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قدس سرہ نور اللہ مضجعہ کی شخصیت محتاج تعارف وتعریف نہیں ہے۔ آپ عالم اسلام کے سر برآوردہ علما وصلحا کی انجمن کے نامور رکن رکین ہیں۔ آپ عالم اسلام پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا انعام ہیں کیوں کہ

۳۵۔ آر۔ بی مظہری: جہان مسعود، ص، ۱۲۵ مطبوعہ ادارہ تحقیقات احمد رضا کراچی ۱۹۸۵ء

۳۶۔ منزل بہ منزل، مؤلفہ صوفی عبدلستار طاہر، مطبوعہ انٹرنیشنل پبلی کیشنز، کراچی ۱۹۹۱ء

آپ کے علمی کارنامے قیامت تک امت مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔[۳۷]

ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی

(جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف، بھارت)

ڈاکٹر مسعود احمد ایک ایسی شخصیت کا نام ہے جو علم و حکمت، دانائی، تفکر، تخیل، بصیرت، فن اور ادبیت کا نہایت ہی حسین و جمیل اور متوازن امتزاج ہے ان کا مطالعہ وسیع، تخیل معیاری، تجزیہ درست، بصیرت اعلیٰ، فکر بلند اور شعور بیدار ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ ان کی شخصیت قد آور، ہمہ جہت اور ہشت پہل ہے۔[۳۸]

پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی

(شعبہ اردو بہار یونیورسٹی، مظفر پور، بھارت)

ڈاکٹر مسعود احمد دنیائے علم و دانش میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اپنے بوقلموں علمی، ادبی اور دینی کارناموں کی بدولت وہ اپنے ہم عصروں میں بڑی محترم اور قد آور شخصیت کے مالک ہیں۔[۳۹]

پروفیسر لیاقت عزیز سولنگی

(مرکزی صدر سندھ پروفیسر اینڈ لیکچرارز ایسوسی ایشن، سندھ)

میں ۱۹۷۳ء میں ٹنڈو محمد خان میں پروفیسر مسعود احمد صاحب کے ساتھ رہا۔ کالج میں ایسا لگتا تھا کہ خلفائے راشدین کا دور آ گیا ہو۔ ہر کام سلیقے سے ہوتا تھا۔

۳۷۔ مجلہ ’’یادگار مسعود ملت‘‘، ص ۹۵، مطبوعہ شرکت اسلامیہ، میر پور خاص، سندھ

۳۸۔ ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی: مقالہ ڈاکٹریٹ، ’’ڈاکٹر محمد مسعود احمد، حیات، علمی اور ادبی خدمات‘‘، مطبوعہ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، کراچی

۳۹۔ ایضاً: ص ۳۳

پروفیسر صاحب ہمیشہ اپنے دفتر میں پانچ منٹ پہلے پہنچتے۔ اس وجہ سے اساتذہ بھی پابندی کرتے، دفتری کام، دفتری کاغذ اور پین سے کرتے، ذاتی کام کے لیے اپنے بیگ سے کاغذ و قلم نکالتے۔ ۴۰

پروفیسر احسان قادر

(شعبۂ طبیعات گورنمنٹ کالج ٹنڈو جان محمد، سندھ)

پروفیسر صاحب چلتے وقت نگاہیں نیچی رکھتے۔ پابندی سے چہل قدمی کو جاتے۔ سکرنڈ میں قاضی روڑ پر واقع شہر لائبریری میں زیادہ وقت گزارتے، سواری سے عموماً اجتناب کرتے، پیدل چلنے کو فوقیت دیتے۔ ایک مرتبہ کالج کے کلرک نے بتایا کہ "سر آپ نے ٹی۔ اے میں چھپن روپے لکھے ہیں جب کہ دیگر آفیسر اس سے زیادہ لکھتے ہیں"۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا "اتنے ہی خرچ ہوئے ہیں، یہی لکھے جائیں"، میں نے اپنی زندگی میں ایسا پرہیز گار انسان نہیں دیکھا۔ ۴۱

پروفیسر قمر الزمان صدیقی

(سابق E.D.O ایجوکیشن، ٹھٹھ، سندھ)

آج لوگ مجھ فقیر کو مکلی ٹھٹھ میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ فقیر وقت کی پابندی اور پڑھائی کے معاملے میں بہت سخت ثابت ہوا مگر حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ باتیں حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کے معاملات دیکھ کر سیکھیں ہیں، احقر کو زندگی گزارنے اور اپنے وجود کی اہمیت کا اندازہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ کچھ قیمتی وقت گزارنے کے بعد حاصل ہوا۔ ۴۲

۴۰۔ مجلّہ یادگار مسعود ملت، ص ۴۷، مطبوعہ شرکت اسلامیہ، میر پور خاص سندھ

۴۱۔ ایضاً: ص، ۳۶ ۴۲۔ ایضاً: ص، ۴۵

پروفیسر معراج الدین قریشی

(سابق پرنسپل گورنمنٹ ماڈل کالج میرپورخاص، سندھ)

درحقیقت حضرت منبع روحانیت تھے مگر ان میں عاجزی وانکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مسلمان اور ہندوؤں سب کے لیے آپ کی شخصیت سحر انگیز تھی۔ ہر کام وقت مقررہ پر ہوتا۔ خطوط پڑھنے اور ارسال کرنے کا وقت مقرر تھا، چہل قدمی، کتب بینی، کھانا تناول فرمانا، چائے نوش فرمانا اور احباب سے ملاقات کرنا سب کا وقت مقرر تھا، ہر معاملے میں عدل وانصاف سے کام لیتے۔ مسلمان ہو یا ہندو جو خطا کرتا اس کی سرزنش فرماتے۔[۴۳]

پروفیسر رانا محمد جاوید یوسف

(انسپکٹر آف کالجز بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سکنڈری ایجوکیشن، میرپورخاص، سندھ)

یوں تو انسان زندگی میں بہت سے حسین مناظر، خوب صورت و پرکشش چہرے، باوقار شخصیات اور سہانے خواب دیکھتا ہے۔ ان میں سے بیش تر کو حافظے میں محفوظ نہیں رکھتا مگر ان میں سے کچھ ذہن کے نہاں خانے میں ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مسعود ملت علیہ الرحمہ کی شخصیت بھی ان ہی میں سے ایک ہے، آپ باکردار، ملنسار، اعلیٰ صفات کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی منہ بولتی تصویر تھے۔ آپ کی سحر انگیز شخصیت کا کمال یہ تھا کہ جو بھی ملتا، جب بھی ملتا اور جہاں بھی ملتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا کیوں کہ آپ کی شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے کشف وجمال کا ایسا نور بھرا تھا کہ انسان پہلی ہی ملاقات میں آپ سے متاثر ہو کر آپ کے گیت گانے لگتا۔[۴۴]

۴۳۔ مجلّہ یادگار مسعود ملت، ص، ۵۰ مطبوعہ شرکت اسلامیہ، میرپورخاص سندھ۔

۴۴۔ ایضاً: ص، ۵۳

جنابِ مسعودِ ملّت

مظہری شان مجسم، عاشقِ شمع رسالت
قوت دین و ایمان، جناب مسعودِ ملّت
صاحب طریقت تھے، صاحب شریعت بھی
سنیت کے علمبردار، جناب مسعودِ ملّت
آفتاب علم و حکمت، اِک روشن مثال
مفتی اعظم دہلی کے نیک پسر، جناب مسعودِ ملّت
نظروں کے سامنے ہے، شرافت آپ کی
شرم و حیاء کا پیکر، جناب مسعودِ ملّت
فیضانِ مصطفیٰ سے درجہ ملا بلند
ولی کامل ہوگئے، جناب مسعودِ ملّت
وہ معلم میرے اور رہنما میرے!
علم تصوف کی منزل، جناب مسعودِ ملّت
بے بس ہوکر، آنکھیں چھلک رہی ہیں
یادوں کے چراغ بن گئے، جناب مسعودِ ملّت

جس ہجوم کارواں کو سوگوار کر گئے
اُسی کے تھے میرِ کارواں، جناب مسعودِ ملّت

نشانِ پا ہے آپ کا، ہم سب کا سنگِ میل
نقشبندی فیض دریا ہیں، جناب مسعودِ ملّت

اقوال مسعود، ہر ایک کے لیے، گوہرِ نایاب
علم و فضل کے موتی لٹا گئے، جناب مسعودِ ملّت

عمل سے نہ خالی ہے، اب جھولی ہماری
کچھ نہ تھے جو، انھیں بنا گئے، جناب مسعودِ ملّت

دل تڑپ رہا ہے، لیکن ہے مجھ کو یہ یقین
سایہ فگن رہیں گے سدا، جناب مسعودِ ملّت

یہ جانتے ہوئے بھی ناز، وصالِ مسعود ہے حکم ربی
سہا نہیں جاتا، داغِ مفارقت، جناب مسعودِ ملّت

ریحانہ شفاعت ناز

☆......☆......☆

Designed & Produced by: Al-Mahdi Graphics 0300-2728316

SOOMRO PUBLICATIONS
K A R A C H I
ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN